Registerd

L. No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے - ۲۵ جنوری ۱۹۰۷ء جلد (۳۵)

ایڈیٹوریل دفتر

ہم ہیرہ مراسلات میں میتھوڈسٹ مشن بریلی کا جشن جوبلی چھاپتے ہیں۔ جو دلچسپی سے خالی نہیں ہے اور دوسرے نامہ نگاروں کی حوصلہ افزائی کے لئے ترغیب دیتے ہیں کہ وہ بھی اپنی اردو زبان میں جیسی ہو اپنے اپنے سٹیشنوں کی خبریں اخبار کی بہار پیدا کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً بھیجا کریں۔ امریکن میتھوڈسٹ اپسکوپل کلیسیہ کے نمایاں کارناموں سے کون واقف نہیں۔ یہی ایک کلیسیہ ہے جو ہندوستانیوں اور انگریزوں کو ایک آنکھ سے دیکھتی ہے بلکہ بحیثیت ملازمت بھی اُس کا سلوک سب سے ایک ہی ہے۔ جو واقعی لائق ہوتا ہے خواہ ہندوستانی ہو خواہ انگریز وہی ممتاز کیا جاتا ہے۔ ہم اسکی جوبلی کے اختتام پر اس کو خیر باد کہتے ہیں اور ہماری دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ اس کو نئے سال کے کام کے شروع میں زیادہ کامیابی کا منہ دکھادے اور سُرخ رو رکھے۔

اس دفعہ کی قومی سوشل کانفرنس کا انعقاد جو شہر کلکتہ میں ہوا اُسکی پالیسی آگے بڑھنا تو کیا کچھ پیچھے ہٹتی نظر آئی۔ اگر قوم اصلاح پذیر ہونا چاہتی ہے تو پیشواؤں اور مصلح قوم کو چاہیئے کہ وہ خود ترقی کے میدان میں بڑھے ہوئے نظر آویں۔ انکو سیاہ کو سیاہ کہنا چاہیئے اور سفید کو سفید نہ یہہ کہ دروغ مصلحت آمیز کے مسئلہ کو اس حد تک پہنچائیں کہ سطح پر تو پاؤں چلتے نظر آویں اور نیچے پھسلتے نہیں۔

سر چندر اما دھو گھوش کا انتخاب سوشل کانفرنس کی صدارت کے لئے حسب منشا نہیں تھا۔ صرف صاحب دقار کا چن لینا ہی کافی نہیں تھا۔ بلکہ یہہ بھی دیکھنا ضروری تھا کہ سوشل کانفرنس کے اصول کے بارے میں ایسے شخص کی رائے کیا ہے۔ سر چندر اما دھو گھوش باوجود کلکتہ کے ہائی کورٹ کے جج ہونے کے ایک پرانے فیشن کے آدمی ہیں۔ سوشل اصلاحی تحریک کے لئے ہمکو ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو راسخ الاعتقاد اور شجاع ہیں۔ ایسی تحریکوں میں بزدلوں کی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ کئی ایک اخبارات ان کے پریسیڈنٹ چنے جانے سے راضی نہیں ہوئے۔ بلکہ وہ خیال کرتے ہیں کہ انکی صدارت سے جو تجویزیں کانفرنس میں پاس ہوئیں اُن میں کسی قسم کا زور یا تاکید نہیں پائی جاتی بلکہ ہر ایک کو خوش رکھنا منظور کیا گیا ہے۔ مثلاً کانفرنس میں اس تجویز کا فیصلہ ہوا کہ لڑکیاں بارہ برس کی عمر سے پہلے شادی نہ کریں۔ اسی طرح ذات پات اور تعلیم اور مستورات کی آزادگی کے بارے میں تجاویز فیصل ہوئیں۔ جب تک مصلح قوم کچھ ذاتی جان نثاری ظاہر نہ کریں تب تک انکا کہنا یا نہ کہنا یکساں ہے۔

آجکل یہہ بھی کوشش ہو رہی ہے کہ ہندو اور مسلمانوں میں باہمی اتحاد زیادہ پیدا ہو جائے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ قومی اتحاد کے لحاظ سے ہندوستانی مسیحی اور اس ملک کے یورپین اور انگریز جبتک اس اتحاد میں شامل نہیں کئے جاتے یا وہ خود شامل نہیں ہوتے تب تک اس اتحاد کی بنیاد بودی اور کمزور ہے۔ اور نہ ہی اس وقت تک ہندوستان کی سلف گورنمنٹ بھی مفید مطلب ثابت ہوگی۔

ایک صاحب جالندھر سے دریافت کرتے ہیں کہ این تنبر کے مضمون ہیرہ مراسلات میں جو ۱۱ جنوری ۱۹۰۷ء میں شائع ہوا ہے ارسٹ کون صاحب مراد ہیں کیونکہ اس نام سے دو اشخاص کا نام

اڈیٹوریل و ایڈیٹوریل نوٹس

ہندوستان کیلئے سلف گورنمنٹ یا سوراج۔ مسٹر دادابھائی کی پریسیڈنشل تقریر سے تو ہر خاص وعام ابتک واقف ہوگئے ہیں۔ لیکن اس سلف گورنمنٹ کے بارے میں ایک ہندوستانی مسیحی اخبار بمبئی گارڈین میں یہہ کہتے ہوئے کہ نیشنل کانگرس ۲۱ سال سے برٹش نظم ونسق کے نقائص بیان کرتا آیاہے۔ اور امسال سلف گورنمنٹ کا مطالبہ کیا گیا ہے یہہ باتیں تو بیشک دل کو بھاتی ہیں لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ دیسی ریاستوں کی جو ہندوستانیوں ہی کے ہاتھہ میں ہیں اندرونی حالت کیا ہے؟ کیا وہاں پلیگ۔ قحط۔ اور افلاس اپنا سیاہ منہ نہیں دکھلاتے؟ اور کیا یہاں کے باشندے ملکی معاملات میں ہم سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں؟ کیا ٹراونکور کے رہنے والے اور میسور کے رہنے والے خود اپنی حکومت بہ حیثیت قوم کر رہے ہیں۔ تو بتاؤ کہ ٹراونکور کے مسیحیوں میں سے جنکا شمار جو اس ریاست کا ۱/۴ حصہ ہے اور جو تعلیمیافتہ۔ چست۔ ہوشیار اور تابعدار قوم ہے انمیں سے کوئی ٹراونکور کا دیوان یا دیوان پیشکار بھی کبھی بن سکتا ہے؟ کیا یہہ سچ نہیں ہے کہ تمام اعلیٰ عہدے ان ریاستوں کے صرف ایک یا دو فرقوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ اور کیا ان ریاستوں میں طرفداری یا فرقہ بازی نہیں پائی جاتی؟ کیا وہاں کے مسیحی اسی زمین کے باشندے نہیں ہیں؟ لائق وفائق مسٹر آر۔ ایل تھمبو چیٹی سی۔ آئی۔ ای میسور کے دیوانی عہدے پر کیوں قایم نہیں رکھا گیا۔ ہم بھی بہ حیثیت ایڈیٹر نورافشان ضرور کہینگے۔ گو ہمکو نیشنل کانگریس سے بہت کچھ ہمدردی ہے۔ کہ سلف گورنمنٹ کے لئے ہندوستان ابتک تیار نہیں ہوا ہے۔ میونسپلٹیوں میں ابتک بہت کچھ فرقہ کی بو لگی ہوئی ہے۔ اور اگر ڈپٹی کمشنر صاحب پریسیڈنٹ نہوں تو کئی ایک عہدے داران فرض دوسرا مذہب رکھنے کی وجہ سے معزول کر دیئے جاوینگے اور ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ بابو کالی چرن بنرجی کا نیشنل کانگرس کا پریسیڈنٹ نہ بنایا جانا محض مذہبی طرفداری کی وجہ سے تھا۔

رومی کلیسیا پر چند ریمارکس۔ چونکہ رومن کیتھلک کلیسیا کی طرف سے بہت سے ایسے رسالے اردو میں نکلتے ہیں جنکی اشاعت وتلقین سے غرض یہہ ہے کہ پروٹسٹنٹ مسیحیوں کو اپنے دام تزویر میں لاوے لہذا ہم وقتاً فوقتاً اُس کے بودے دعوؤنکی اصلیت کو دکھا کر اس کی تعلیم کی لغویت کو ظاہر کیا کرینگے۔ اس کے رسالہ ہدایت نامہ میں ہم سے سوال کیا جاتا ہے کہ اگر بائبل الہامی کتاب تمہارے پاس موجود ہے تو اس کے الہامی ہونے کا کیا ثبوت دیتے ہو؟ اس کے جواب میں اول ہم یہہ کہتے ہیں کہ ہم کتب مقدسہ کو الہامی کلیسیہ کی شہادت کی بنیاد پر نہیں مانتے۔ ہم کتب مقدسہ کو الہامی دو وجوہ سے قرار دیتے ہیں یعنے بسبب انکی اپنی اندرونی اور بیرونی شہادت پر۔ تواریخ بھی یہہ پایہ ثبوت تک پہنچتا ہے کہ یہہ کتابیں انہیں کی لکھی ہوئی ہیں جنکا نام انپر ہے اور یہہ بھی ثابت کیا جا سکتا ہے کہ روح القدس کی ہدایت سے یہہ کتابیں لکھی گئیں اس لیئے اُن کے لکھنے والے معتبر اور مستند ذرائع تھے۔ پھر سوال کیا جاتا ہے کہ اگر تمہارے ہاتھہ میں الہامی کتاب ہے تو کیا وہ لاتبدیل ہے اگر ہے تو کیا ثبوت؟ اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ ہم الہامی کتب مقدسہ کو ہی قرار دیتے ہیں نہ کہ روایت کو اور اُس کے سمجھنے کے لئے روح کا عرفان ہر ایک ایماندار کو عنایت ہوتا ہے جسکی بدولت وہ نوشتوں کی کھوج کرکے اُن کے معانی دریافت کر سکتا ہے۔ ہم ایک ہی روایت کے قائیل ہیں کہ ایک پاک نوشتہ دوسرے کی تشریح کرتا ہے اور اس طرح کل سچائی ہمارے سامنے ایک متحدہ صورت میں پیش ہو جاتی ہے۔ ہم اندرونی یا باطنی روایت کے بھی قائیل ہیں جسکی طفیل پروٹسٹنٹ مسیحی فروری ایمانی عقیدہ میں شروع سے ایک ہیں مگر ہم ایسی بیرونی روایت پر جو ہماری کانشنس اور قوت فیصلہ کو دباوے اور خلاف بائبل ہو قائیل نہیں ہیں۔ ہمارا ایمان انہی تعلیمات پر ہے جنکا صاف صاف اظہار خدا کے کلام میں پایا جاتا ہے اور جنکی تشریح بذریعہ ہدایت روح ہوتی چلی آئی ہے ضروری تعلیمات میں ہر ایک پروٹسٹنٹ فرقہ میں کلیہ اتفاق ہے اور گو تعلیمات میں ایک ترقی تبدیل صورت نظر آتی ہے لیکن وہ تعلیمات پہلے بھی موجود تھیں صرف انکا بیانی انکشاف رفتہ رفتہ ہوا جیسا نیچر میں بہت ضوابط اور قوانین پائے جاتے ہیں لیکن انکا انکشاف بتدریج ہوتا رہتا ہے اسی طرح بائیل کا حال ہے۔ تعلیم کے سمجھنے کے بارے میں ایک وہ زمانہ تھا جب میں بچہ کی طرح سب کچھ یاد کر جاتا تھا۔ لیکن جب میں سن بلوغت کو پہنچا تو میں بائیل کے مطالعہ میں کچھ اور ہی حظ اٹھانے لگا اور مجھے یہہ بھی اعتراف کرنا پڑیگا کہ بائیل میں ابتک بہت کچھ موجود ہے جس سے میں



اب تک بے بہرہ ہوں۔ یہی حال بحیثیت مجموعی کلیساؤں کا ہے۔ انہوں نے بہت کچھ حاصل کیا ہے اور آیندہ بہت کچھ حاصل کرینگی۔ لیکن رومی کلیسا کا حال دیکھئے وہ ایک حقیقی امت خداوند نہیں بلکہ ایک مجموعہ اُن لوگوں کا ہے جنہوں نے اپنی روحوں اور ضمیروں کو رومی پاپا کے سُپرد کر چھوڑا ہے ؛

ہم صرف ضروری تعلیمات کی نسبت اتفاق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ لیکن رومی کلیسیہ ہر ایک امر کے لئے خیر یہی سہی۔

تیسرا سوال ہم سے یہہ کیا جاتا ہے کہ بغیر نظری حکومت کے الہام کے معنے محفوظ نہیں رہ سکتے ؛

اس کے جواب میں ہم یہہ کہتے ہیں کہ ہمارے خداوند نے خود کلیسیا کی حفاظت کا ذمہ لیا۔ اُن سے روح کی عطیہ کا وعدہ فرمایا جو اس کی امت کے ساتھ ہمیشہ قایم رہیگی اور اُنکو سکھلا ئیگی۔ اور دیکھو میں زمانہ کے آخر ہونے تک تمہارے ساتھ ہوں یہہ وعدے کسی ظاہری جماعت سے نہیں کئے گئے اور نہ یہہ وعدہ کیا گیا ہے کہ وہ کسی جماعت کو ایمان اور عمل کی تمام غلطیوں سے محفوظ رکھیگا۔ اور نہ یہہ کہیں درج ہے کہ وہ باتیں جو روح نے نہیں فرمائیں وہ بھی محفوظ رکھی جاوینگی اور نسل بعد نسل دوسروں تک پہنچائی جاوینگی خصوصاً جب جھوٹی روایات بھی رائج ہو چکی ہیں سچی اور جھوٹی روایات میں تمیز کیسے ہو ؛ اگر کہو سچی روایات کے نشان قدامت اور عالمگیری ہے۔ تو ہم پوچھتے ہیں کہ کیا تمام وہ روائتی تعلیمیں جو اب تمہاری کلیسیا میں مروج ہو چکی ہیں ابتدائی جماعت میں موجود تھیں مثلاً رومی پاپا کا ماننا۔ سلسلہ رسالت ماس کی تعلیم وغیرہ حقیقت میں رومی نئی تعلیمات کا سلسلہ ترنٹ کی کونسل سے شروع ہوا۔ خیر پوچھئے ؛

مُراسلات

ہند کی متھوڈسٹ مشن کی جوبلی کا جشن بریلی میں

جناب مہربان مرتب صاحب سلامت۔

بعد اداب کے عرض خدمت عالی میں یہہ ہے کہ ازراہ نوازش یہہ چند سطور درج اخبار نور افشان فرماکے بندہ کو ممنون و مشکور بنائیگا ؛

ناظرین نور افشان کو واضح ہوے کہ

ہند کی امریکن متھوڈسٹ اپسکوپل کلیسیہ کا پہلا پچاس سالہ جلسہ مقام بریلی میں بتاریخ ۲۹ر دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء سے یکم جنوری سنہ ۱۹۰۷ء تک فراہم رہا۔ واقعی یہہ جلسے قابل دید تھے۔ اگر میں انکا حال تحریر کروں تو خالی از فایدہ نہ ہوگا۔ ۲۹ تاریخ کو دو بجے پر تمام جماعت ایک خیمہ میں فراہم ہوئی جو عبادت کے لئے کھڑا کیا گیا تھا جسمیں ۴ ہزار اشخاص کے بیٹھنے کی گنجایش تھی مشنری صاحبان اور کل ڈیلی گیٹس وغیرہ کی تمام حاضرین سے ملاقات ہوئی۔ امریکہ سے قریب ۸۰ صاحبان تشریف آور تھے جنمیں بہت سے پرانے مشنری صاحبان بھی شامل تھے جو کہ پیشتر ہند میں کام کر چکے تھے۔ اور اسی میں پادری ولیم بٹلر صاحب مرحوم کی میم صاحبہ اور ایک فرزند ارجمند تھے پادری ولیم بٹلر صاحب مرحوم نے ہند میں متھوڈسٹ مشن کی بنیاد ڈالی تھی جسکو کہ اب پچاس سال گذر گئے اس لئے یہہ جوبلی کا سال مانا گیا ان جلسوں میں ۹ بشپ صاحبان حاضر تھے یعنے بشپ فزرگرلڈ ڈی ڈی ایل ایل ڈی۔ اور بشپ فاس صاحب ڈی ڈی ایل ایل ڈی۔ بشپ وارن اور تھوبرن اور رابنسن اور اولدہم صاحبان۔ اور ڈاکٹر جے ایل بوچر اور ڈاکٹر داہ اور ہمفری صاحبان۔ اور حاضر تھے۔ اور ولایتی پادری صاحبان ۹۰ تھے اور ۶۰ میم صاحبات تھیں اور ایک سو مس صاحبات اور ہندوستانی پادری صاحبان اور کارگذاروں اور دیگر صاحبان اور اسکولوں کے لڑکے و لڑکیوں کا تو کوئی شمار ہی نہ تھا کیونکہ وہ کثرت کے ساتھ موجود تھے خوبی کی بات یہہ تھی کہ ہر ایک کے لئے ٹھہرنے اور کھانے وغیرہ کا معقول اور قابل تعریف انتظام تھا ان جلسوں کے دیکھنے اور حاضر ہونے سے یہہ بات بخوبی معلوم ہو گئی کہ خدا کے سچے مذہب یعنی کا پھیلاؤ عجیب طور سے تمام ہند پر مثل جال کے پھیلا ہوا ہے اور یہہ بھی بخوبی آشکارا ہو گیا کہ ان پچاس سال کے درمیان اس مذہب نے کہاں تک ترقی کی ہے اُس خدائے قادر مطلق باپ کا شکر و احسان ہو کہ جس نے اپنی بڑی رحمت و مہربانی سے یہہ دن دکھلایا جسکے دیکھنے کی بڑی انتظاری و آرزو تھی اُسکی حمد و تعریف ابدالآباد ہو آمین۔

روزانہ پروگرام یہہ تھا صبح ۸ بجے وعظ اور ریوائول میٹنگ اور ۱۲ بجے دوپہر کو لیکچر اور یو تین میٹنگ انگریزی اور ہندوستانی میں۔

۵ بجے شام کو وعظ اور ریوائیول میٹنگ ہوتی تھی۔ ان میٹنگوں میں خدا کی عجیب عجیب برکتیں حاصل اور روح القدس کا نزول ہوا جو ہمیشہ تک یادگار رہینگے۔ روح القدس کی بڑی تاثیر تمام پر معلوم ہوتی تھی اب ہر ایک ناظرین بھلا سوال یہہ کریگا کہ جوبلی میں کیا کیا ہوا ؛ سوائے ناظرین با تمکین اس بات کا جواب آپ تب ہی بخوبی پا سکتے جبکہ آپ خود موجود

ہوکر جوبلی میں حاضر ہوتے۔

خیر تو بھی تھوڑا بہت بندہ آپ صاحبان کے گوش گذار کرتا ہے۔ بائبل کے پڑھنے سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ سابق میں جبکہ بنی اسرائیل لوگ سال یوبل کی عید مانتے تھے تو انہیں خدا کے حکم کے مطابق ۳ باتیں ہوتی تھیں:-

اول۔ جو غلام پچاس برس سے یا کم سے غلام رہتا تھا تو اسکو آزاد کرتے تھے یعنے آزادگی کا حکم تھا دوئم وہ اپنی ملکیت پاتا تھا یعنے اس کا سب کچھ اسکو واپس ملتا تھا۔ سوئم وہ اپنے خاندان میں شامل کیا جاتا تھا۔

اول۔ سو اسی طرح سے اس جوبلی میں بھی بہت سے لوگ آزاد کئے گئے یعنے جو برسوں سے گناہ اور طرح طرح کی غلامی میں گرفتار تھے سو مسیح نے انکو اس جوبلی میں آزادگی بخشی اس جوبلی میں خدا کے فضل سے ۱۳ دین تاریخ کو شام کے وقت ۵۲۳ اشخاص نے اپنے گناہوں کا اقرار کرکے بپتسمہ پایا خدا کا شکر ہو اس سے جانا جاتا ہے کہ ہندوستان جلد مسیح کے لئے فتح ہو جائیگا کاشکہ خدا ایسا ہی کرے آمین۔

دوئم۔ بہتؔ سے پرانے مسیحیوں نے جو مدت سے اپنے کو مسیحی بتلاتے تھے اور حقیقی نہیں تھے اس جوبلی میں توبہ کرکے خدا سے میل کیا اور اپنی میراث کا حق لیا جو پیشتر گناہ کے باعث کھو دیا تھا۔

سوئم۔ جو پیشتر گناہ کے باعث فرزندیت سے علیحدہ ہو گئے تھے اب وے اے باپ کہکر پکارتے ہیں اور اپنے خاندان میں شامل کئے گئے۔ یہہ روحانی کام اس جوبلی میں ہوا۔ اب میں چند ظاہرا فائدہ اس جوبلی کے بتاتا ہوں۔ اول مسیحیوں کی دستکاری کی نمائش دیکھنے کے لائق تھی جہاں پر ہر قسم کا کام موجود تھا اور عجیب عجیب تھا جنکے دیکھنے سے ایک بڑی بھاری امید دل میں پیدا ہوتی تھی کہ ہمارے اسکولوں اور یتیم خانوں کے لڑکے لڑکیوں نے پیتل لوہے لکڑی مٹی سوت وغیرہ سے ایسی چیزیں بنائی ہیں جنکے دیکھنے سے حیرت دامنگیر تھی۔ دوسرے کمرے میں زنانہ دستکاری کی چیزیں موجود تھیں جو قابل دید تھیں۔ اگر میں ایک ایک کمرے کا بیان کروں تو پورا اخبار بھریگا۔

دوئم۔ اس جوبلی میں بہت سے دوستوں سے ملاقات ہوئی جن کے ملنے سے بڑی خوشی ہوئی۔ خاصکر اس بات سے جو برسوں سے بچھڑے ہوئے تھے اس وقت میں خداوند کریم نے اپنی مہربانی سے ملایا۔ کیا یہہ سال یوبل نہیں ہے؟ بیشک ہی آخری دن ۱ بجے تمام مسیحیوں کا جو شریک جوبلی تھے شہر بریلی میں گشت ہوا۔ ہر ایک شہر کا ایک جھنڈا ایک ایک مسیحی کے ہاتھ میں تھا کوئی لال و پیلا ہرا کالا سفید وغیرہ ریشمی جھنڈے تھے جو دیکھنے قابل تھے کل آدمیوں کی قطار قریب ایک میل کے لمبی تھی اور تمام شہر کی سڑک و اسٹیشن کی سڑک بند ہوگئی تھی گاڑی گھوڑے نکلنے سے۔ اور چاروں طرف یہہ ہی صدا گونج رہی تھی مسیح کی جے مسیح کی جے۔ تمام شہر بریلی میں یہ شور تھا کہ عیسائیوں کا دربار ہو رہا ہے۔ اور دیانندیوں کو بھی معلوم ہوگیا۔ کہ مسیحی مذہب نے کہاں تک ترقی کی ہے۔ کل اشخاص انگریز اور لڑکے لڑکیاں جو اُسمیں حاضر تھے قریب ۵۰۰۰ پانچہزار کے حاضر تھے۔ یہ قابل دید نظارہ تھا۔ بعد کو لیگ کا جلسہ ہوا جسکا بیان اور باقی بیان بعد کو موقعہ پاکر تحریر کرونگا۔

راقم۔ جے۔ ایچ۔ پیٹرسن۔ اسکول ماسٹر
از میرٹھ

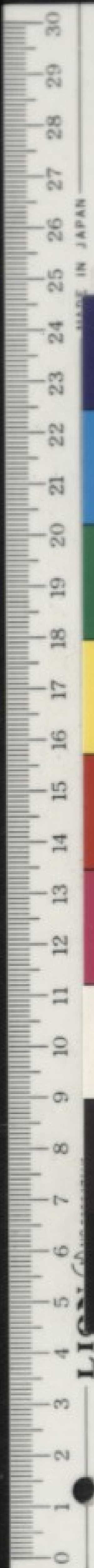
ایک رومی عیسائی کی تین کھلی چٹھیان

بنام پادری ٹامس ہاول صاحب بشپ پاسٹر کلیسیا انارکلی لاہور متعلقہ چرچ آف انگلینڈ

یہہ چٹھیاں مولوی عبدالرحیم نو مرید رومی کلیسیا نے شائع کی ہیں۔ طرز تحریر اور مضمون کی قابلیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ ایک رٹر کی گڑیا ہے۔ جس کے اندر بجائے مولوی صاحب کے کوئی پرانے رومی عیسائی چون کر رہے ہیں۔ ورنہ مولوی صاحب کی دینی معلومات اور تواریخی واقعات سے ہم بخوبی واقف ہیں۔ خیر کچھ ہو ہم تو مولوی صاحب ہی کو مخاطب کرینگے۔ یہہ تحریر مولویصاحب کے خطوط کا جواب نہ سمجھا جاوے۔ صرف ایک سرسری نظر یا کتاب کی رسید جواب تو خود پادریصاحب دیویں یا نہ دیویں انکا ذمہ ہے لیکن چونکہ انہوں نے مجھ خاکسار اب الارشاد کو بھی ان خطوط میں یاد فرمایا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ اب الارشاد کی طرف سے بھی مولوی صاحب کی کچھ خاطر تواضع کی جاوے۔

عـ۱ مولوی صاحب پرائیویٹ خطوط کے پہلے ظاہر نہ کرنے کی وجہ یہہ بتاتے ہیں "کہ بندہ نے جو جناب کے ساتھ خط و کتابت پاک کیتھلک رسولی کلیسیا کی صداقت کی بابت کی تھی۔ اُس کے پرائیوٹ رکھنے کا ایک ہی سبب تھا۔ وہ سبب یہہ تھا کہ جو اس عاجز کو تیس ۳۰ روپیہ تنخواہ معہ دیگر امداد کے ماہوار سی۔ ایم۔ ایس کی طرف سے ملتی تھی۔ موقوف نہ ہو جاتی" صفحہ ۱-۲۔

لیجئے عذر گناہ بدتر از گناہ اس کو کہتے ہیں۔ پھر صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں کہ ایک دیندار پروٹسٹنٹ کو جیسا کہ



میں تھا۔" اپنے منہ میاں مٹھو۔ آپکی پروٹسٹنٹی دینداری تو مذکورہ سطور سے بخوبی ظاہر ہے کہ تیس روپیہ کی خاطر راستی کو ظاہر نہ کر سکے۔ یہ تیس روپیہ گویا یہودا اسکریوطی کے تیس روپیہ تھے۔ یہی دیندار پروٹسٹنٹ جیساکہ میں تھا۔ اس خیال سے آپ نے بعض پادری صاحب کو اپنے جیسا سمجھا۔ جو اُن کو مخاطب کر کے صفحہ ۴۶ پر فرماتے ہو کہ "جناب پادری صاحب کیا آپ یہہ چاہتے ہیں کہ سو روپیہ ماہوار بھی ملتا رہے اور آپ خداوند مسیح کو بھی پائیں یہ ناممکن ہے"۔ چونکہ آپ نے تیس روپیہ کی راستی کو چھپائے رکھا آپ سمجھتے ہیں کہ باقی پروٹسٹنٹ بھی ایسے ہونگے واہ۔ آپکا فیصلہ۔ اب آپ نے تیس روپے چھوڑے اور راستی ملی۔ اب آپ نے کھانا پینا چھوڑا یونیورسٹی میں داخل ہوگئے۔ کیوں نہ ہو۔ سو چوہے کھاکے بلی حج کو چلی۔ جناب بندہ اگر یہی راستی پسند طبیعت تھی۔ تو رومی ہوکر ہی آپ پادری صاحب سے دریافت فرماتے کہ میں نے اس وقت تقیہ کیا ہوا تھا۔ اب میں راستی پر آگیا ہوں۔ کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں آپ کی تحریرات شائع کردوں۔ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ اپنے طریقہ جینزواٹ کو کام میں لائے۔ اور پرائیویٹ چٹھیوں کو بغیر کاتب کی اجازت کے شائع کردیا۔ اور پھر یہہ ایمانداری کہ تحریریں مسٹر صابر کی اور آپ اپنے نام سے ظاہر کرتے رہے۔ صاحب اگر یہی رومی ایمانداری ہے۔ تو خدا محفوظ رکھے۔ آپ کی گذشتہ اور موجودہ دینداری کا ثبوت خوب ظاہر ہوگیا۔ انسان پرستوں کی دینداری اس سے زیادہ ہو بھی کیا سکتی ہے۔ پادری صاحب کا سو روپیہ ماہوار ابھی تک آپ کے دل میں کھٹکتا ہے۔ رومی ہونے کی وجہ ہی صاف یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ آپ کے دل میں حبس رہتی تھی۔

پھر آپ صفحہ ۵ پر فرماتے ہیں کہ کلیسیا کی تعلیم دینے والی پاسبانوں کی جماعت اپنے سردار پادری سنت بابا کی تعلیم کے موافق ہوکر بالقرور تعلیم دینے میں صحیح اور درست ہوتی ہے"۔ ایسا ہی ان خطوط میں کئی جگہ سنت بابا پوپ کی مدح سرائی کی گئی ہے اور اُسی کو ہادی تصور کیا گیا ہے۔ اور ہمیں بھی کہتے ہیں کہ تم بھی اُسی کو ہادی مانو۔ بھلا ہم کس طرح اُسکو بےخطا ہادی یا صرف ہادی مانیں۔ جبکہ ہمارے خداوند نے ہمکو یہہ فرمایا ہے کہ دنیا میں کسی کو ہادی نکہو۔ کیونکہ تمہارا ایک ہادی ہے۔ یعنی مسیح۔ تو کیا ہمکو آپ یہہ سکھاتے اور مغالطے میں ڈالتے ہیں کہ اپنے حقیقی ہادی خداوند یسوع کو چھوڑکر ایک انسان پرخطا ہادی کے پیچھے لگ چلیں۔ توبہ توبہ خداوند فرماتا ہے کہ میں ہر روز تمہارے ساتھ ہوں۔ اور میں روح القدس کو بھیجونگا۔ جو میری سب باتیں تمکو یاد دلادیگا۔ تو اب ہادی مطلق کو چھوڑکر ہاں زندہ حی القیوم ہادی کو چھوڑکر ایک مرنے والے کے پیچھے لگ چلیں۔ خدا اس دھوکے اور مغالطے سے بچائے۔

پھر صفحہ ۸ و ۹ میں یہہ کفر کے کلمات ہیں۔ کہ ان بےشمار جماعتوں سے جو یسوع مسیح کی سچی کلیسیا ہونے کا دعوے کرتی ہیں۔ ایک ہی سچی کلیسیا مسیح کی ہے۔ باقی تمام جماعتیں ہلاکت کے فرقے ہیں"۔ مولوی صاحب آپ تو رومی ہوتے ہی خدا کی جگہ لے بیٹھے۔ کبھی ہم پروٹسٹنٹوں کے منہ سے بھی سنا کہ رومی کلیسیا ہلاکت کا فرقہ ہے۔ جو رسولوں کے عقیدے کو مانتے اور نجات کا انحصار خداوند کے یسوع کے کفارہ پر رکھتے۔ انپر سزا کا حکم نہیں۔ جیسا رسول فرماتا ہے کہ بس اب انپر جو مسیح یسوع میں ہیں جسم کے طور پر نہیں بلکہ روح کے طور پر چلتے ہیں سزا کا حکم نہیں۔ جیسا رسول فرماتا ہے کہ بس اب انپر جو مسیح یسوع میں ہیں جسم کے طور پر نہیں بلکہ روح کے طور پر چلتے ہیں سزا کا حکم نہیں۔ اور آپ تو بڑے بےباک ہیں کہ مسیح کے خون خریدوں پر ہلاکت کا فتویٰ دیتے ہیں۔ تو کون ہے جو دوسرے کے نوکر پر حکم چلاتا ہے۔ افسوس اسی بےباکی پر۔ ہم تو اس بات کو مانتے ہیں کہ باوجود غلطیوں اور بدعتوں کے رومی کلیسیا میں سچے بھی دیندار۔ خدا پرست۔ زاہد۔ تقویٰ شعار۔ نفس کش۔ صاحب دین و سعادات موجود ہیں چونکہ خدا بھلے ہوئے سرکنڈے اور دھوئیں اٹھتی ہوئی بتی کو بھی حقیر نہیں جانتا۔ اس لئے جہانتک یہہ لوگ انجیل کے موافق زندگی بسر کرتے ہیں خدا کی نظر میں پیارے ہیں۔ خدا مہربان ہے۔ جو اُن کی غلطیوں سے درگذر کریگا۔ لیکن یہہ جرأت ہم میں سے کسی کو نہیں کہ سوائے اپنے تمام دوسروں کو جہنم کا فرزند قرار دیں۔ یہہ صرف اُسی کرنے والے ہادی پوپ صاحب کی تعلیم کا اثر ہے کہ جو اُنکی پرستش نہ کرے۔ وہ جہنمی ہے۔ ہماری روحانی زندگی کا تو ایک ہی قانون ہے جو خدا نے ہمکو بخشا۔ انجیل مقدس۔ جسمیں ہر مومن کو عشاء ربانی کی دونوں پاک طور لینے کا حکم ہے۔ خداوند کے اور رسول پولوس کے فرمان کے مطابق ہیں۔ لیکن آپ ہیں کہ اپنی روایتوں سے خدا کے حکم کو ٹالدیتے ہیں۔ بلکہ جماعت کو صرف ایک ہی چیز دیجاتی ہے۔ اور خدا کا خوف کرو روایت پرست یہود کے حق میں جو خداوند نے فرمایا۔ وہی آپکے روایت پرستوں پر صادق آتا ہے۔ کہ تم نے خدا کے حکم کو ٹال کر اپنی روایت کو قائم کیا۔

ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

صفحہ ۱۲۔ "بعض فرقے کہتے ہیں کہ دو جوڑان کرنا گناہ ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ بہت سی بیویاں کرنا خاص مقدسوں کا حق ہے"۔ مولوی صاحب ایسا مغالطہ

دینداری کے خلاف ہے۔ شاید آپ کی دینداری کے مطابق ہو۔ کونسے بعض فرقے ہیں جو بہت جوروان کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ سوائے مارمن کے کے جو امریکہ میں ہیں۔ جنکو جمہور کلیسیا نے کلیسیا ہی سے خارج کر دیا ہوا ہے اور خود گورنمنٹ امریکہ نے صوبجات متحدہ سے بدر کر دیا ہوا ہے۔ اور کون ہیں۔ کلیسیا اُن سے کوئی راہ و رابطہ نہیں رکھتی آپ کو تو مدت سے شادی کی فکر لگی ہوئی ہے۔ پیرے کہ دم عشق زند بس عنیمت است کی مصداق بنے ہوئے ہیں۔ اپنی کرتوت بھی بیچارے پروٹسٹنٹوں کے ذمہ ہاں یوں کہو کہ خدا کے کلام کے خلاف سنت بابا کی تعلیم ہے۔ کہ خادم الدین جورو نہ کرے۔ حالانکہ پوپ کا سر جنکی بزعم خود گدی سنبھالے بیٹھے ہیں۔ رسول پطرس شادی شدہ تھے۔ اب اس پاک بازی کا نتیجہ روزمرہ کے مشاہدہ سے ظاہر ہے۔ تشریح کی ضرورت نہیں۔

صفحہ ۱۴ "پادریشپوں کے تابع ہیں بشپ مقدس پطرس کے شرعی جانشین پوپ صاحب سے مقرر کئے جاتے۔ اور اس کے تابع ہیں" لیکن پروٹسٹنٹ خداوند روح القدس سے مقرر کئے جاتے اور خداوند یسوع کے تابع ہیں۔ ہاں جائز حد تک خدا کے کلام کے مطابق دینی استادوں کے تابع ہیں لیکن وہ ہمکو کبھی نہیں کہتے کہ تم ہمارے تابع ہو۔ وہ ہمکو خدا کے تابع رہنے کی تعلیم دیتے ہیں بشپ مرحوم میتھیو کے زمانہ میں کلیسیا کے درمیان ایک مشکل مسئلہ درپیش تھا۔ میں نے بشپ صاحب سے اسکی بابت کچھ گفتگو کی۔ انہوں نے اپنی رائے ظاہر کر کے فرمایا کہ یہہ میری رائے ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص کلام خدا سے بہتر رائے حاصل کر سکتا ہے تو وہ میری رائے ماننے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

صفحہ ۱۶ "خدا نے کبھی کسی پروٹسٹنٹ کے ہاتھ سے معجزہ نہیں کرایا جو تیس ریہ ہیوں کی خاطر تقیہ کریں۔ ورنہ خدا کے فضل سے پروٹسٹنٹوں کے درمیان ایسے ایسے صاحب یمن و سعادات ایماندار ہیں کہ جنکے وسیلے خدا عجیب و غریب کام کرتا اور معجزے دکھاتا ہے۔ آپ کو کہاں ایسے لوگوں کی صحبت نصیب ہوئی۔ جو معجزے دیکھتے۔ اب آپ جبدن سے رومی ایمان کے پیرو اور سنت بابا کے پوجاری ہوئے ہیں۔ کتنے معجزے کر چکے ہیں۔ اور کونسا معجزہ کس رومی کا دیکھکر اس ایمان کے پیرو ہوئے۔ پروٹسٹنٹ وہی ہیں۔ جنکے وسیلے آپ مسیح تک پہنچے۔ کبھی کوئی رومن کیتھلک بھی آپ کے پاس انجیل لیکر پہنچا تھا۔ ایسے احسان فراموش بھی تو مت ہو۔ میں راستی سے اس بات پر گواہی دیتا ہوں۔ کہ میں نے بچشم خود پروٹسٹنٹ مسیحیوں کے ذریعہ معجزے ہوتے دیکھے ہیں۔ ضلع لاہور کا ذکر ہے کہ ایک ہندو ساہوکار کا پاگل تھا۔ بڑے بڑے ڈاکٹروں کا علاج ہو چکا۔ مگر فائدہ ندارد۔ اسکو زنجیروں سے باندھکر رکھتے تھے ایک غریب عیسائی مناد تھا۔ اس نے دیکھکر کہا کہ اس پر بدروح ہے۔ اور اس نے دعا کی۔ اور بدروح کو دھمکایا۔ خدا کی شان اس گھڑی سے بالکل تندرست ہوگیا۔ اور اپنے کاروبار میں لگ گیا۔ دعا سے بیمار اچھے ہوتے۔ تپ دور ہوتی۔ یہانتک کہ مرتے ہوئے زندہ ہو گئے۔ یہہ ہمارے روزمرہ کے ایمانی تجربات ہیں۔ آپ تو سنی سنائی باتیں کرتے ہیں۔ مگر ہمارے ذاتی تجربے ہیں۔ اور جن تواریخی دلیلوں۔ کنواریوں کی تواریخ پر ہماری توجہ دلاتے ہیں۔ ویسے تو ہمارے ہاں خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں۔ اور ہر زمانہ میں ہونگے۔ کیونکہ یسوع مسیح کل اور آج اور ابد تک یکسان ہے۔

صفحہ ۲۱۔ "مگر مختلف بدعتی فرقوں کے نام اُن کے بانیوں کے نام یا اُس ملک کے نام پر۔۔۔۔۔۔ ہر ایک فرقہ کا نام رکھا گیا"۔

عموماً یہ بات نہیں۔ بلکہ یہہ وہی بات ہے جیسا کہ مکاشفات میں کلیسیاؤں کے نام ہیں۔ تھواترہ۔ پرگمس سمرنا وغیرہ۔ یہہ کلیسیائیں ہیں۔ ویسے ہی امریکن چرچ انگلینڈ چرچ۔ جرمن چرچ۔ انڈین چرچ۔ یہہ نام شہر کے واسطے ہیں۔ ورنہ یہہ سب میں مسیحیوں کے سچے ایمان کے رو سے یکسان ہے۔ کیونکہ ان سب کا سر مسیح ہے جیسا کہ ہر ایک خاندان ایک کلیسیا ہے۔ اور دی کرائسٹ از دی ہیڈ آف دِس ہوس انکا ایمان ہے۔

صفحہ ۲۲۔ کیا ہی خوشنما ہیں اُن کے قدم جو سلامتی کی خوشخبری سناتے ہیں"۔

یہہ سعادت مندی بھی پروٹسٹنٹوں کا حق ہے۔ کیونکہ انہی کی طرف سے دنیا کے چاروں کونوں تک مشنری انجیل دیکر بھیجے جاتے ہیں۔ رومی کلیسیا میں اس حکم کی بھی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

صفحہ ۳۰۔ "پندرہ سو سال تک پروٹسٹنٹ تعلیم بنی آدم میں نامعلوم تھی"۔

اس لئے کہ انجیل کی پاک اور صاف تعلیم رومی بدعتوں اور رسومات۔ اور پوپی حکومت کے نیچے دبی تھی۔ گویا چراغ پیمانہ کے نیچے رکھا گیا تھا۔ مگر خدا کے فضل سے اب چراغدان پر رکھدیا گیا ہے۔ ذرا اِدھر بانی سے پوپی ایمان والے ملکوں اور انجیلی ایمان والے ملکوں کا مقابلہ کر کے دیکھو۔ نور و تاریکی کا فرق ہے یا نہیں۔

صفحہ ۴۲ "بعض تعلیمی قانون زمانہ اور جسم کی مختلف حاجتوں کے لئے تبدیل کئے جاتے ہیں"۔

ہماری انجیل کی تعلیم ایسی مکمل ہے کہ ہر زمانہ



کیواسطے کامل اور کافی ہے۔ اور ہمارے خداوند کی تعلیم میں زمانہ سازی نہیں۔ یہہ انسانی یوپی تعلیم ہے۔ یہہ انجیل ایسا الٰہی قانون ہے کہ آسمان پر بھی اِس کے مطابق عمل درآمد ہے۔ رسول مقبول فرماتا ہے کہ میری انجیل کے موافق خدا عدالت کریگا کونسی ہماری روحانی حاجتیں باقی ہیں جنکا اصول انجیل میں نہیں۔

صفحہ ۲۶ "کیا میں مسیح کا بندہ ہوکر اب الارشاد آپ کے دوست کی بدگوئی کروں"۔

مولویصاحب میں نے آپ کی کونسی بدگوئی کی۔ جو آپ میری کرینگے۔ یہاں تو ایمانی تعلیمی مباحثہ ہے شخصی جھگڑا کوئی نہیں۔ آپ نے ایک کام کیا میں نے اس پر نکتہ چینی کی۔ اب آپ نے تین کھلی چٹھیاں شایع کی ہیں۔ میں اسپر ریمارک کر رہا ہوں بس جیسا آپکا حق ہے۔ ویسا میرا حق ہے۔ یوں جو کچھ آپکا جی چاہے آپ میری نسبت کہیں میں برا نہیں مانتا ؎

کفر است در طریقت ما کینہ داشتن
آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن

صفحہ ۴۴ "سب رسولوں نے تمام دنیا میں انجیل سنائی۔ مگر ان میں تھوڑا کچھ لکھہ چھوڑا اتفاق سے"

روح القدس کے خلاف آپ کیسے دلیر ہیں۔ روح القدس نے ہماری نجات کے واسطے جو کچھ ضروری تھا لکھوا دیا۔ بس اب ہمیں کسی اور تعلیم کی ضرورت نہیں۔ موجودہ انجیل تا مکاشفات رسل ہی ایک آسمانی خزانہ ہے۔ جنہیں تمام الٰہیات کے بعد اور نجات کے خزانہ بھرے ہیں۔ کہ ہم سیر ہیں۔ ہمیں اور کچھہ درکار نہیں"۔

صفحہ ۹۰ "پروٹسٹنٹ کہتے ہیں۔ کہ اُن لوگوں کے لئے نجات نہیں جنکو بائبل پڑھنے کی فرصت نہیں"۔

یہہ ایک جھوٹا الزام ہے۔ ہم ہرگز ایسا نہیں کہتے۔ بلکہ ہم یہہ کہتے ہیں کہ عمل کرنا اور ایمان کے پھل ظاہر کرنا نجات کیواسطے ضروری ہیں۔ انجیل کا پڑھنا لاریب برکت کا باعث ہے۔ لیکن جو پڑھہ نہیں سکتا وہ نجات سے محروم نہیں رہسکتا۔ اگر اسکی زندگی انجیل کے مطابق ہے۔

صفحہ ۶۶۔ "تمام روائتیں . . . . معتبر اور صحیح ہیں"۔

بعد زمانہ کا خیال کرکے انسانی روائت کا کیا اعتبار ہوسکتا ہے۔ کیونکہ انسیں بھولنے کی کمزوری ہے۔ مبالغہ کرنے کی کمزوری ہے۔ پھر کیا پتہ ہے کہ راوی جو آج سے دوسو سال پہلے گذرا سچا تھا یا جھوٹا معتبر تھا یا نامعتبر۔

صفحہ ۷۱ "یہہ روائتیں جنکو خداوند مسیح نے ان آیتوں میں رد کیا ہے۔ یہہ بدعتی روائتیں ہیں جو فریسیوں کی روائتوں کی مانند خدا کے کلام کے برخلاف ہیں"۔

ہم بھی یہی مانتے ہیں کہ جو کچھ خدا کے کلام کے برخلاف ہے۔ وہ مردود ہے۔ اسی اصول میں آپسے پوچھتا ہوں کہ ولیوں۔ سنتوں سے دعا کرنی۔ مریم کو سفارشی بنانا۔ ان کے بت بناکر اُن کے سامنے جھک جانا۔ مولی دائر رکھنا گرجا میں بت پرستوں کی طرح گھنٹیاں بجاتے رہنا۔ اس کوئے سے پھرتے رہنا۔ جماعت کو وین نہ دینا۔ اور اس قسم کے بیسیوں باتیں اور روائتیں ہیں۔ آپ کلام کی کونسی سند پر انکو جائز رکھتے ہیں۔ جس طرح فریسیوں کی روائتیں کلام کے خلاف ہونے کے سبب مردود تھیں اسی طرح رومی روائتیں بھی مردود ہیں کیونکہ کلام سے انکا ثبوت نہیں۔

صفحہ ۷۱ "کسنے بتلایا کہ نئے عہدنامہ کے رو سے بجائے سنیچر کے آتوار کا دن خاص خدا کی عبادت کے لئے مخصوص کیا گیا ہے"۔

خدا کے کلام ہی نے بتلایا ہے۔ کیونکہ اعمال میں ہم پڑھتے ہیں کہ متقدمین بزرگ خداوند کے دن اکٹھے ہوا کرتے تھے۔ اور خداوند کے دن کی توقیر ابتدا ہی سے جاری ہوگئی۔ تاکہ یہہ دن خداوند کی قیامت کا زندہ گواہ قیامت تک رہے۔ پیارا رسول یوحنا فرماتا ہے۔ کہ میں خداوند کے دن روح میں اٹھایا گیا اسی سند پر آگے بزرگوں کی روائتیں چلی آئی ہیں ہم اُن روائتوں کو مانتے ہیں۔ آپ یقین جانیں کہ ہمکو کسی قسم کی دشمنی رومی کلیسیا سے نہیں۔ اور نہ اُن روائتوں سے ہمیں انکار ہے صرف اتنی بات ہے کہ جن روائتوں کی سند کلام سے مل جاتی ہے۔ اور یا جو روائتیں کلام کے خلاف نہیں ہم دل سے مانتے ہیں۔ البتہ جنکی نہ تو سند کلام سے ہو اور نیز وہ کلام کے خلاف ہوں۔ ہم اُن کو کسی طرح مان نہیں سکتے۔ لاچار ہیں کیونکہ اول خدا کا کلام ہے۔ اُس کے بعد انسانی روائت۔

صفحہ ۷۹۔ "البتہ بعض اوقات ہوسکتا ہے کہ ایک پروٹسٹنٹ کو انسانی اور دنیاوی تحریک سے کیتھلک ہونے کی ترغیب دی جاوے۔ لیکن یہہ بات مستثنیٰ ہے"۔

کیا آپ بھی اسی مستثنیات میں سے ہیں۔ جادو وہ جو سر پر چڑھکے بولے۔

اب میں اپنا مضمون اسی بات پر ختم کرتا ہوں یار زندہ صحبت باقی۔ پھر دیکھا جائیگا۔ میں مولوی صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے کتاب بھیجی جکے ذریعہ مجھکو اُن کی اتنی خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ یہہ تحریر آپ کی کتاب کی رسید ہے۔

راقم

اب الارشاد

از محکمہ صاحب ڈائرکٹر بہادر زراعت پنجاب

ہدایت دربارہ دور کرانے ناقص بیج کپاس کے پیشتر از تخم ریزی۔

(۱) تخم کپاس کو ہر سال ایک خاص قسم کے چھوٹے چھوٹے کیڑوں سے بہت نقصان پہنچتا ہے۔ یہ کیڑے کھلے ہوئے ٹینڈوں کے اندر جب وہ پودے ہی پر لگے ہوتے ہیں۔ گھس جاتے ہیں۔ اور بنولوں (ڑبیودن) کا تیل چوستے رہتے ہیں اس طرح پر جن بنولوں (ڑبیودں) کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ وہ بوئے جانے پر اول تو اگتے ہی نہیں۔ اور جو اگتے بھی ہیں تو پودے کمزور پیدا کرتے ہیں اس قسم کے ناقص تخم کو چن کر علیحدہ کر لینا آسان بات نہیں البتہ ایک اور آسان طریقہ ہے جس سے ناقص اور عمدہ تخم علیحدہ علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔

(۲) ناقص تخم عمدہ تخم کی نسبت ہلکا ہوتا ہے۔ اور پانی پر تیرتا ہے۔ جب کہ عمدہ تخم پانی میں ڈوب جاتا ہے۔

(۳) تمام زمینداروں کو چاہئے کہ بونے سے پہلے اُسی روز بنولوں (ڑبیودن) کو گوبر۔ چکنی مٹی اور پانی میں خوب ملیں۔ پھر اس ملے ہوئے تخم کو پانی سے بھرے ہوئے برتن میں ڈالدیں۔ عمدہ تخم تہ میں بیٹھ جائیگا۔ اور ناقص تیرتا رہیگا ناقص کے علیحدہ کرنے کے لئے یہ نہایت ہی سیدھا سادہ اور آسان طریقہ ہے۔ جس میں محنت کم ہے۔ اور فائدہ زیادہ ۞

چینی لونڈی

(سلسلہ کے لئے دیکھو گذشتہ اشاعت)

سو چم نے ایک آہ کھینچی مگر کچھ نہ بولی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کا پوتا جو کچھ کہہ رہا ہے آیا دل سے کہتا ہے یا نہیں۔ اس بات سے کہ اس کا بیٹا دیوتاؤں کی پرستش کی پرواہ نہیں کرتا اس کے دل کو بہت صدمہ ہوتا تھا۔ کھیاؤ اور اس کا باپ جنوبی چین کے بہت سے آدمیوں کی مانند تھے جو مندر یا ان کے دیوتاؤں کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔

اگرچہ ان میں سے اکثر مردوں کی روحوں کی طاقت کا یقین کرتے ہیں اور انکی پرستش بھی کرتے ہیں مگر بتوں اور مندروں کی وہ بہت تھوڑی عزت کرتے ہیں اور سال بسال وہ عزت کم ہوتی جاتی ہے چینی اپنے بتوں کا تمسخر اڑاتے ہیں اور اگر وہ انکی درخواست منظور نہ کریں تو انکو مارتے بلکہ کیچڑ میں پھینک کر ظاہر کرتے ہیں کہ وہ ان سے نہیں ڈرتے بعض اس سے بڑھکر انکو ڈراتے اور دھمکاتے ہیں کہ وہ ان کی درخواست کو منظور کریں۔

چاند گرہن کے بعد موسم سرما شروع ہو گیا۔ خواہ چاند گرہن ہو یا نہ ہو مگر اور ملکوں کی مانند چین میں بھی سرما کا موسم ہوتا ہے اور یہ کہنا درست نہیں کہ چاند گرہن موسم سرما کا باعث ہے لیکن اس کے جنوبی چین میں سردی کا موسم بہت سخت نہیں ہوتا۔ سوائے بچوں کے بہت سے لوگ ایک سال کے اندر ایسے ویسے دو یا ضرورت ہو تو تین جاڑے کے موسم برداشت کر سکتے ہیں وہاں کبھی نہ تو برف پڑتی ہے اور نہ پانی یخ ہوتا ہے۔ سال بھر غسل کے لئے پانی کافی گرم رہتا ہے اور کبھی ایسی سردی نہیں ہوتی کہ لڑکے تنگ بازی یا گیند بازی سے رک جاویں۔

وہاں نہ صرف برف محال ہے بلکہ بارش بھی شاذ و نادر ہی ہوتی ہے یہاں تک کہ سردی کے موسم میں بھی آسمان پر کبھی بادل نظر نہیں آتے۔ ہوا ایسی تازہ ٹھنڈی۔ خوشگوار ہوتی ہے کہ ڈاکٹر لوگ عموماً اس موسم میں ہی رخصت لیکر وہاں جاتے ہیں۔

جنوبی چین کا موسم سرما اُن کے لئے بہت اچھا ہے کہ جو بشرط فرصت وہاں جاکر خوشی مناتے ہیں مگر وہ جو کھیتوں میں کام کرتے ہیں ایسی آرام و آسائش کا کم وقت پاتے ہیں۔ اگرچہ سرد اور خشک موسم کے سبب سے فصل کا بہت جلد نشو و نما نہیں ہوتا مگر اکثر لوگ زمین کے کام میں ہی مشغول رہتے ہیں سوائے اس کے موسم برسات کے لئے جو عموماً فروری یا مارچ میں ہی شروع ہو جاتا ہے زمین تیار کر کے فصل بوئی جاتی ہے ۞

اس سردی کے موسم میں لیاآن کے منگیتر اور سسر کی طرف سے پیغام آیا کہ اگر آپ لوگوں کو پسند ہو تو فلاں روز کو جو مبارک طالع سمجھکر اختیار کیا گیا ہے شادی ہونی چاہئے۔ لیاآن خوش تھی۔ وہ اپنے باپ کے گھر میں بند رہتی تھی اور سخت کام کے سبب سے بہت تھک گئی تھی اُسکو تمام دن اکیلے گھر میں ہی رہنا پڑتا تھا جو بہت ناگوار معلوم ہوتا تھا۔ ہو اور لنگ سو کھیت میں رہتے تھے۔ اس لئے مجبوراً اسکو خانہ نشینی لازم تھی اور یہی وجہ تھی کہ اسکی شادی کی تاریخ ایسی جلدی مقرر نہیں کی جا سکتی تھی۔

اُسکی والدہ کو انتقال کئے ہوئے بہت عرصہ گذر چکا تھا۔ اور اس سبب سے اسکی شادی کو روکنے کی کوئی خاص وجہ نہ تھی تو بھی ہو کچھ نہ کچھ حجت پیش کر دیا کرتا تھا۔ اسکی عادت تھی کہ جب وہ کسی امر کے



بارے میں گفتگو کرتا تھا تو اُس کی نسبت کُڑکُڑایا کرتا تھا۔ وہ ابتک تیار نہ تھا کہ لیان چلی جاوے وہ کہا کرتا تھا کہ اُس کا پہلا فرض یہہ ہے کہ باپ کے لئے فکر کرے اور اگر وہ چلی گئی تو میں کیا کرونگا اور گھربار کس کے سپرد ہوگا۔ اگر وہ اُسکو اتنی جلدی لے جانا چاہتے ہیں تو انہیں مجھے اور روپیہ دینا چاہئے وہ ایسی اچھی لڑکی ہے کہ اتنے تھوڑے زر کے عوض میں اُسکو دے نہیں سکتا۔ ان خیالوں میں وہ بھول گیا۔ عورتوں کے حاصل کرنے میں جو دام خرچ ہوتے ہیں ان سے دوگنے پر اپنی بیٹی کو دینے کو رضامند ہوچکا ہے۔

لیکن ہو کا کُڑکُڑانا بے فائدہ تھا۔ سودا ہوچکا تھا اور شادی کے لئے روپیہ کا کچھ حصہ ادا کیا گیا تھا اسواسطے وہ اُس سے منہ نہیں موڑ سکتا تھا اور نہ ہی اُسکو ایسا کرنے کی پرواہ تھی کڑکڑانا اس کی جبلی عادت تھا۔ اسکو روپیہ کی ضرورت تھی۔ ہو روپیہ کو پیار کرتا تھا۔ کیونکہ اس کے پاس سوائے اس کے اور کچھ نہیں تھا کہ جسکو وہ پیار کرتا۔ شاید وہ لیان کو بھی پیار کرتا ہو کیونکہ وہ اُسکی بیٹی تھی مگر اُس کا خیال تھا کہ بہ نسبت لڑکی کے روپیہ کو پیار کرنے سے زیادہ فائدہ ہوسکتا ہے۔

لیان اُسکو پیار نہیں کرتی تھی۔ وہ اپنے رفیقوں میں سے کسی کو بھی ایسا پیار نہیں کرتی تھی کہ وہ اس کو محسوس کرسکیں۔ وہ اپنے باپ کو نفرت سے نہیں دیکھتی تھی اور اُس کے ساتھ برا سلوک نہیں کرتی تھی۔ اُس کا دل پتھر یا درخت کی مانند ہوگیا تھا وہ پتھر یا درخت سے بڑھکر اپنے والد کو پیار نہیں کرتی تھی۔ وہ محبت نو کرسکتی تھی اور اس نے کی بھی مگر صرف لیان کو ہی۔ وہ اس انگور کی بیل کی مانند تھی جو بہت مدت تک بغیر سہارے کے رہی ہو اور آخرکار اپنی طرف ہی رجوع لاکر اپنی ہی شاخوں کو اپنے اوپر ہی پھیلاتی جاتی ہو یہانتک کہ ایک ڈھیر سا بن جاوے اور کسی چیز پر چڑھنے کی کوشش کرتی ہوئی بھی معلوم نہ ہو۔ یہانتک کہ باوجود کوشش کے کوئی اُسکی شاخوں کو ایک دوسرے سے جدا نہ کرسکے ؛

اسمیں کچھ تعجب نہیں کہ لیان اپنے باپ کو کیوں پیار نہیں کرتی تھی کیونکہ جب وہ چھوٹی سی تھی اور اسکو پیار کرسکتی اسوقت ہو نے اُسکو پیار نہیں کیا۔ اُس نے اس کے ساتھ اجنبی کا سا سلوک کیا۔ اگر لیان کی اس سردمہری کا بہت بہت کچھ ہو کو قصوروار ٹھہراتا ہے تو ہو کی ایسی سخت دلی کا کون قصوروار ہوسکتا ہے۔ انکا اثر جنہوں نے ہو کی ایام طفولیت میں ہو کے ساتھ ایسی سرد مہری کا سلوک کیا ہو یا اُس کی بیٹی تک محدود نہیں رہا۔

ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص کوئی نامہربانی کا کام یا فعل کرکے بھول جاوے مگر اُس کا اثر بہت دیر تک رہتا ہے۔ نیکی یا بدی جو کچھ ہم کرتے ہیں کیا کبھی مرتی ہیں ؛

شادی کا سارا انتظام کیا گیا۔ لیان دنوں کو گنتی تھی کہ شادی کا دن کب آوے۔ پر یہہ دن اُسکو ایک مدت معلوم ہوتے تھے کیونکہ یہہ قاعدہ کی بات ہے کہ انتظاری کے دن بہت لمبے معلوم ہوتے ہیں۔ اُس نے اس بات کا مطلق خیال نہیں کیا کہ بیوی بنکر اسپر نئی ذمہ داریاں اور نئی فکریں اور نئے وظائف آپڑینگے۔ اُسکو صرف یہی خیال تھا کہ میری شادی ہوگی اور میں اسکو دیکھونگی اور اپنے اس پرانے گھر سے جاکر نئے آدمیوں کو دیکھونگی

اور بڑے قصبے میں ہونگی۔ کیا عمر اور کیا تجربے کے لحاظ سے وہ صرف لڑکی ہی تھی اور اُسکو بجائے خاوند کے ماں کی زیادہ ضرورت تھی۔ (باقی آیندہ)

ضرورت

سنہ ۱۹ء کے مئی مہینے کی پہلی تاریخ سے ڈفرن کرسچین گرلس ہائی اسکول لاہور میں جے اے وی ٹریننگ کلاس پھر کھولی جاویگی۔ سب جو اس میں داخل ہونا اور سکالرشپ لینا چاہتے ہیں جیسی جلدی ہوسکے پرنسپل سے خط و کتابت کرسکتے ہیں؀

شیشی تک پانچ آنہ۔

امتحاناً نمونہ کی گولیاں بلاقیمت دیجاتی ہیں

استعمال کے اول ہی نور سے اپنا فائدہ دکھاتی ہیں ضرور امتحان کیجئے۔ اگر آپ بلاقیمت انکی آزمائش کرنا چاہیں تو صرف ڈاک محصول کیواسطے دو پیسے کا ٹکٹ پیڈ لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں دس خواندہ اور رئیسوں کے نام و پتہ سے صاف طور سے لکھ بھیجئے۔

(پتہ لکھنے میں مقام و ڈاک خانہ و ضلع ضرور لکھیگا)

المشتہر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵۔۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ۔

گلدستۂ اخبار

بنگال کے بائیکاٹ کے سبب سے برٹش اور جرمنی نمک کی درآمد میں بڑی کمی واقع ہوئی ہے

۱۴ جنوری کو بمبئی کے بھنڈی بازار میں ایک چار منزلہ عمارت بن رہی تھی اتفاق سے وہ گر پڑی چوبیس آدمی اُس کے نیچے دب گئے انمیں سے آٹھ تو زندہ نکالے گئے جنمیں دو کو ضرب شدید لگی گیارہ لاشیں نکلیں۔ مگر پانچ کا پتہ بالکل نہیں لگا

الہ آباد کے ماگھ میلہ میں جاتریوں کا شمار کا اندازہ چار سے چھ لاکھ تک کا لگایا جاتا ہے۔

ماگھ میلہ پر علاوہ شہر کی پولیس کے باہر سے یکصد کانسٹبل اور چوتھے رسالے کے ۲۵ سوار موجود تھے۔

کلکتہ ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ ججوں کو گورنمنٹ ہوس میں پرائیویٹ طور پر داخل ہونے کی اجازت اور حق ملیگا۔

۱۵ جنوری کا خبر ہوں لوی ہے کہ آسام بنگال ریلوے کے ایک اعلیٰ افسر نے شکار کھیلتے کھیلتے اپنے ہی چپراسی کا نشانہ کردیا۔ اس کے بارے میں کسی قسم کی تحقیقات نہیں ہوئی کہ آیا اس نے چپراسی کو غلطی سے یا بے پرواہی سے مار ڈالا

اٹلی میں کنوارے لڑکے لڑکیوں کا بیاہ عموماً اتوار کے روز ہوا کرتا ہے۔ مگر بیوہ مرد اور عورتوں کا ایک قدیم دستور کے مطابق عموماً سنیچر ہوا کرتا ہے

ولایت میں کوئی مسٹر ہرشل گرے ہیں جو بارہ برس تک برابر سوتے رہے۔ جنکی صحت بدستور قایم تھی اور دن میں دو دفعہ انکو پتلی خوراک دیجاتی رہی۔ اب اُنکی عمر ۶۳ سال کی ہے۔

عدالت سب جج الہ آباد میں آجکل ایک مقدمہ دلچسپی سے چل رہا ہے۔ ایک عورت غفورن نامی نے کیتر ناتھ بنرجی پر جو کہ مسٹر دوارکا ناتھ بنرجی مشہور بارسٹر کے صاحبزادے ہیں دعوے بابت مہر کیا ہے عورت کا بیان ہے کہ کیتر ناتھ نے نکاح پڑھانے کے قبل اسلام قبول کرلیا تھا۔

شاہ طہران فوت ہوگئے ہیں۔

ایسٹرن پنجاب ایگریکلچرل فرم کے لئے ضلع جالندھر میں زمین منتخب کرلی گئی ہے

افواہ ہے کہ سردار ایوب خان معہ دس اشخاص کے بغرض تفریح جاپان کو جانے والے ہیں۔

اوکلنڈ میں ایک لڑکے کے دو دل ہیں۔ تین ڈاکٹر اس کا معاینہ کرچکے ہیں اور اسے نہایت عجیب بات بتاتے ہیں۔ لڑکے کو اس سے کسی قسم کی ذرہ برابر بھی تکلیف نہیں ہے (پیسہ اخبار)

کانگرس کا ایک ملازم دو ڈیلیگیٹوں کی جیبوں سے نوٹ نکالنے کے جرم میں ماخوذ ہوا ہے۔ اور مال مسروقہ برآمد ہوگیا ہے۔

کلکتہ کی نمائش حال میں ۳۰۰ قسم کی کپاس نمایاں کیگئی۔

کانگرس کے رزدیوشنوں کو عمل میں لانیکیلئے جابجا کمیٹیاں بنائی جارہی ہیں۔

حرفتی نمائش کلکتہ میں ایک لڑکی کا ہاتھ مشین میں آکر کٹ گیا اور وہ ہسپتال میں جاکر مرگئی

پوری واقعہ بنگال میں بہت بڑا سودیشی جلسہ ہوا جسمیں ۵ ہزار آدمی فراہم تھے۔

کانپور میں چند افغان اور بوچڑوں کے مابین نزاع ہوگیا۔ دو کابلی گوشت خریدنے گئے۔ قیمت پر کچھ جھگڑا ہوا۔ جب کابلی چلنے لگے تو تقریباً ۲۰ قصائیوں نے جمع ہوکر اُن کے اینٹیں ماریں۔ اس پر اور کابلی آگئے۔ جس میں سے ۵ کابلی اور ایک قصائی ایسے زخمی ہوئے کہ انہیں شفاخانہ لیجانا پڑا۔ سارے شہر کے کابلی کلکٹر کے ہاں پہنچے۔ پولیس نے تحقیقات کا حکم دیا۔ قصائیوں کو گرفتار کیا گیا جو فی الحال ضمانت پر رہا ہیں۔

کوپر زہل کالج کے کامیاب طلبہ میں جسٹس بدرالدین مرحوم کے صاحبزادہ بھی شامل ہیں اور انکا تقرر احاطہ بمبئی میں ہوگا۔

کمیٹی تحقیقات قحط دوران ۱۲ فروری کے قریب بمبئی سے کلکتہ کو روانہ ہوجائیگی۔

کلکتہ کے اندھوں کے مدرسہ کے لئے چاروں طرف سے امداد آرہی ہے۔

گمان ہے کہ شاید آیندہ اجلاس نیشنل کانگرس لاہور میں ہو۔



لندن اور اس کے قرب وجوار کے اضلاع میں آجکل انفلوانزا کا بڑا زور ہے۔

جہاں گذشتہ پانچ سالوں کے اندر فرانس کی آبادی میں ۱٬۷۵٬۰۰۰ آدمیوں کا اضافہ ہوا ہے وہان جرمنی میں ۵۰۰۰۰۰۰ آدمیوں کا اضافہ ہوا۔

جنوبی امریکہ کے پہاڑی اور خط استوا کے نزدیک کے علاقہ میں ایک خاص قسم کا کتا دریافت ہوا ہے۔ دنیا میں اب یہہ قسم کتے کی بالکل معدوم ہے۔ ایک سائنس دان کی رائے ہے کہ کتوں کی اُن ہڈیوں اور ڈھانچوں سے مشابہ ہے جو زمین کی تاریخ کے ترشیاری عرصہ میں پائے جاتے ہیں۔

ہز ہائینس دی مہاراجہ آف میسور نے کلکتہ کی علمی اور صنعتی ترقی کی سوسائیٹی میں ۳ ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔

حال ہی میں ایک بچہ برلن میڈیکل فیکلٹی نارائیڈ امینیشن کے سامنے پیش ہوا ہے۔ ۱۸ مہینوں میں اُس کا قد ۳ ½ فیٹ بلند ہوگیا اور اسکی چھاتی کا گھیرا ۳۶ انچہ اور وزن ۷ سٹن کا ہے۔ اُسکو بھوک بہت لگتی ہے۔

ڈگریوں کی تعداد جو حال ہی میں پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے کامیاب طلبا کو دیگئی ہے حسب ذیل ہے۔ ماسٹر آف اورنٹیل لرنگ ۱۔ ماسٹر آف آرٹس ۱۵۔ بیچلر آف آرٹس ۱۰۹۔ بیچلر آف ٹیچنگ ۸۔ بیچلر آف سائنس ۴۔ بیچلر ان میڈیسن ۱۰۔ بیچلر آف لا ۷۲۔

امریکہ کے پریسیڈنٹ روزولٹ کو اس محنت شاقہ کے صلہ میں جو انہوں نے جاپان اور روس کے درمیان صلح کروانے میں گوارا کی نوبل پیس پرائز عطا ہوا ہے۔ پریسیڈنٹ صاحب نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جو روپیہ انکو اس کے عوض میں ملا ہے وہ واشنگٹن میں ایک مستقل انڈسٹریل امن کمیٹی کے قیام کے لئے خرچ کرینگے۔

حال ہی میں ایک چودہ پونڈ وزن کی کل ایجاد ہوئی ہے جسکو مزدور لوگ جو کانوں میں کار کرتے ہیں اپنی پیٹھہ پر رکھہ لیتے ہیں اور اس سے تین گھنٹوں تک بالکل خالص ہوا انکو ملتی رہتی ہے۔

مولمین کی رصدگاہ (ابزرویٹری) جسکو بند ہوئے ۱۹ سال گذر چکے ہیں وہ اب پھر کھولی جائیگی کیونکہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس سے سائنس اور تجارت میں بڑی بھاری مدد ملیگی۔

امید ہے کہ بشپ اور مسٹر وایٹ ہیڈ ۱۶ فروری کے قریب مدراس میں پہنچ جائینگے۔

نٹی وائی۔ ایم سی اے سکراٹری جو جاپان کو جاتے ہیں معہ ۱۳ ہزار چینی طلبار کے جو ٹوکیو میں تعلیم پاتے ہیں چین کے نہایت ہی لائق وفائق آدمیوں میں سے ایک ہیں۔

گذشتہ چودہ سال کے عرصہ میں یعنی ۱۸۹۰ سے ۱۹۰۴ تک جرمنی میں رومن کیتھولک چرچ کے ممبران میں سے عنقریب ۴۶ ہزار ممبران کے پروٹسٹنٹ ہوگئے ہیں مگر پروٹسٹنٹوں میں سے صرف ۱۰ ہزار آدمی رومن کیتھولک ہوئے۔

پیکن میں کثرت بارش کی وجہ سے فصل برباد ہوگئی ہے۔ چار لاکھہ آدمی بھوکوں مر رہے ہیں اور ہزاروں ملک میں آوارہ پھرتے ہیں۔

سان فرانسسکو میں لوگ جاپانیوں کے خلاف ہیں۔ اور اغلب ہے کہ اوکلنڈ کے مدرسوں میں سے بعض جاپانی طلبار خارج کر دیئے جائینگے۔

انگلستان اور سکاٹلنڈ میں کہر اور برف اس قدر پڑ رہی تھی کہ ریل گاڑیوں کا آنا جانا بھی بند ہوگیا تھا۔

روس میں کثرت برفباری کی وجہ سے فصلیں خراب ہوگئیں ہیں اور قحط روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔

چین کے مسلمانوں کی ایک جماعت مصر کو روانہ ہوگئی ہے تاکہ وہاں کے طریقۂ تعلیم کا معاینہ کرے یہاں سے یہہ جماعت ترکی کو جائیگی تاکہ وہاں سے چند ایک محمدی استادوں کو چین میں لادیں تاکہ وہ اہل چین کو محمدی تعلیم دیں۔

پورٹس موتھ کے بندرگاہ کے قریب آگ لگی اور چار گھنٹوں تک جلتی رہی۔ تین لاکھہ سے زیادہ کا نقصان ہوا۔

لندن میں چینی زبان اور علوم اور تواریخ کو ترقی دینے کے لئے ایک انجمن قائم ہوئی ہے۔

مسٹر کارنگی نے واشنگٹن میں امریکن جمہوری سلطنت کے واسطے ایک دفتر خانہ بنانے کیلئے ساڑھے سات لاکھہ ڈالر عطا کئے ہیں۔

روس کے قحط زدہ صوبوں میں دکھہ اور موت کی کثرت حد سے بڑھ گئی ہے۔

جرمنی سے چار کپتان صاحبان جاپان کو روانہ ہوئے ہیں تاکہ وہاں کے فوجی مدارس کا معاینہ کریں۔

"ٹائیمس" واقعہ چین میں افیون کی چار ہزار دوکانیں بند ہوئیں ہیں۔ شاباش! مرحبا!!

انگلستان اور فرانس کے درمیان سمندر کے نیچے نیچے ایک راستہ بنانے کا بل پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا ہے۔ لبرلس تو خوش ہیں مگر کنسرویٹو خذر کرتے ہیں کہ اس سے ملک پر حملہ کرنے کا راستہ بآسانی کھل جائیگا۔

لالہ منشی رام اجمیر سے گروکل کانگری میں صحیح و سلامت پہنچ گئے ہیں۔

اشتہارات

ضرورت

پانچ سے بارہ سال تک کی عمر کے تین بچون کو تعلیم دینے کے لئے ایک ہندوستانی مسیحی اتالیق کی ضرورت ہو جس نے انٹر میڈیٹ اگزامینیشن ان آرٹس کا پاس کیا ہوا ہو اور انگریزی اور فارسی میں خوب مہارت رکھتا ہو تنخواہ مبلغ ۳۰ روپیہ ماہوار معہ مکان رہائش وخوراک معہ نقول سندات درخواستیں ذیل کے پتہ پر آویں۔ یہہ نقول واپس نہ کیجائیگی ؛

المشتہر

مسٹر ای۔ بوس اسسٹنٹ انجنیر ڈاک خانہ رائیکوٹ - ضلع لودیانہ

سودیشی کی جے

قصبہ ہذا صدیون سے پشمینہ سازی کے لئے یورپ وغیرہ براعظمون میں اپنا ثانی نہیں رکھتا چونکہ اس جگہ کے بیوپاری مال کی اصلی لاگت سے دگنی تگنی قیمت وصول کرتے ہیں اس واسطے اگر آپ اصل لاگت پر پشمینہ کی چیز لینا چاہتے ہیں تو ایک پیسہ فی روپیہ کمیشن دیکر اصل لاگت پر چیز لے سکتے ہیں اگر ہمارا قول خلاف ثابت ہو تو ہم سے مال کا ہرجانہ وصول کریں فہرست مال یہہ ہے ؛

چادر اصل پشمینہ ۲ × ۱۱/۲ ا تا ۲۰ روپیہ چادر رفلی ۶ تا ۱۷ روپیہ لوئی اونی ۴ تا ۸ روپیہ دوپٹہ زنانہ و مردانہ ۲ × ۱/۲ ۱ تا ۱۲ روپیہ پٹکہ سر پشمینہ ۲ × ۱/۲ ۱ تا ۱۵ روپیہ چادر رنیر ۱/۲ × ۱/۲ ۱ ۲ تا ۸ روپیہ۔ پٹی کوٹ فتوحی۔ قمیض جمپر نام

خریدار بحروف سنہری ۸۰ر چاندی ۴۰ر فی سٹ ہی برج نام سنہری عہ نام چاندی عہ روپیہ ہے اس کے علاوہ گلوبند موزے دستانے وغیرہ اصل قیمت پر ملسکتے ہیں۔

المشتہر

ایس جی۔ ہلاسی رام منیجر پشمینہ ایجنسی جلال پور جٹان ضلع گجرات پنجاب

مخزن مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو انگریزی زبانون میں مسیحی کارندون کے خاطر شایع ہوتا ہے اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کی علمی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبرین اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں۔ سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور سے کامون کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عوام سے	للعہ	سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	عہ	؍؍
؍؍ ؍؍ پچیس ؍؍ ؍؍ ؍؍	عہ	؍؍
؍؍ ؍؍ پندرہ ؍؍ ؍؍ ؍؍	۱۲ر	؍؍
ادنیٰ ترین نرخ ؍؍	۱۲ر	؍؍

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے درخواستین ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں ؛

پادری اے۔ جی میکگاڈ الموڑہ یو پی ممالک متحدہ

پریسبیٹیرین بیواؤں و یتامیٰ کا فنڈ

یہ فنڈ ۱۸۴۵ء میں قایم ہوا ہے تین سو سے زیادہ شخص اس میں شریک ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے زیادہ پنشن دیگئی یہہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کمی اور اس قسم کے فنڈوں سے ارزان ہے ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو پیرسالی میں مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامیٰ میں اس فنڈ سے پنشن ملتا ہے صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپیکٹس روانہ کیا جاتا ہے

المشتہر

پادری ڈاکٹر جے کلارک صاحب ایم اے منیجنگ ڈائرکٹر نولکھا لاہور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ؍؍

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ؍؍ ؍؍ معہ ضمیمہ ؍؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھوان حصہ	للعہ	؍ہر	ے
چوتھائی کالم	؍ہر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	للعہ
پورا کالم	عہ	للعہ	عہ
پورا صفحہ	عہ	عہ	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

(نوٹ) نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ دار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول ۸ر

؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ معہ محصول ڈاک عہ

؍؍ ؍؍ ؍؍ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول ؍؍ ؍؍ ؍؍ عہ

پادری ایچ گولک ناتھ صاحب بی۔ اے اڈیٹر و منیجر نور افشان ساکن پھلور کے لئے لودیانہ مشن سٹیم پریس میں زیر اہتمام دانیلی برادرس کے چھپا

